REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۲۲

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۹ رمضان ۱۴۰۵ھ — ۳۰ ہجرت ۱۳۶۴ہش — ۳۰ مئی ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں"۔ الحمد للّٰہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ ہجرت (مئی) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا و بہادر بچگان اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للّٰہ۔

★— مقامی طور پر ماہِ رمضان المبارک کا چاند مورخہ ۲۱ ؍۵ کو دیکھا گیا۔ اس ماہ مقدس میں قادیان کے لیل و نہار کی مختصر سی جھلک صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ماہِ رمضان المبارک کی خصوصیات و برکات

رمضان کے روزے دکھوں سے بچنے، گناہوں سے محفوظ رہنے اور لقائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں!!

از افاضات سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"جب تک تواتر اور تسلسل نہ ہو صحیح مشق نہیں ہو سکتی ...... مشق کے لئے مسلسل کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرما دیئے تاکہ مومنوں کو خدا تعالیٰ کے لئے سحری کے لئے بیدار رہنے اور رات کو عبادت کے لئے اٹھنے اور دن کو ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کی عادت ہو اور اُن کی روحانی صلاحیتیں ترقی کریں۔

غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے اُن سے حصہ لے سکتا ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے۔ ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ ...... اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے۔ اور ہر لحظہ قبولیتِ دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ سب لوگ اس مقام کے اہل نہیں ہوتے۔ اس لئے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے اُن کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

پس یاد رکھو کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی دکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں؟ لیکن جیسا کہ اُوپر بتایا جا چکا ہے روزے دکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی لقاء کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے، جاگتا ہے، بے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو۔ مگر یہی قربانیاں ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کا محبوب بناتی ہیں اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔" (تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۸۲-۳۸۳)

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اُٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ، آ کر لے جاؤ۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۲۶ء)

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ؍اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شرکت کریں بلکہ اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پرنٹر پبلشر: عبد الحمید [illegible] (اڈیٹر)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پُر کیف اور ایمان افروز تاثرات پر مشتمل

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ایک مکتوب

جلسہ سالانہ انگلستان کے متعلق دلچسپ اور ایمان افروز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ایک خط نمونہ کے طور پر ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ والسلام

خاکسار :- نسیم مہدی

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۸۵-۴-۲۰

میرے پیارے حضور!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

زندگی عجیب نظاروں سے دن بدن سجتی جا رہی ہے۔ مشرق اور مغرب کو گلے ملتے دیکھا۔ کالے اور گورے کو ہم پیالہ و ہم مشرب پایا۔ غرض ہر اُس نظارہ کو جس کا تصور کر سکتا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کم و بیش حضرت محمد مصطفیٰؐ کے زمانہ کے لوگوں کو آنکھوں کے آگے گھومتے پھرتے محسوس کیا۔

ربوہ میں تھا تو ہر سال جلسہ کو دیکھتے۔ لیکن اس قدر نزدیک سے جماعت کو نہ دیکھا تھا۔ میری خوش قسمتی کہ میری ڈیوٹی حضور کی ملاقات کروانے پر لگی تھی۔ اور اس دوران پروانوں کی حالت کو خوب خوب دیکھا غرض ایک ایسی جماعت کو پہلی بار دیکھا جو اس دنیا کے لوگ نہ تھے۔ ربوہ کے مزدوروں اور درویشوں کا حال لکھوں یا مشرقِ بعید کے رہنے والوں کی چاہت و پیار کو لفظوں میں سموؤں یا بلالی النسل لوگوں کے پیار اور اخلاص کا پیمانہ بتاؤں .... ہر سُو ناکامی ہی دیکھوں گا۔ ہر آنے والی صورت بارش کے طوفان اور رات کے اندھیرے میں ہیرو سے کہیں کم نہ تھی۔ جان کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتے تھے۔ مجھ جیسے شخص کو تبرک سمجھ کر گلے ملتے اور روتے کہ ہم کو اللہ نے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق دے رکھی تھی۔ عجیب ہیں یہ دیوانے لوگ جن کو اس خاک سے بھی پیار ہو جاتا ہے جہاں اللہ کی حمد کے گیت گائے جاتے ہیں۔

ہاں وہ آئے اور چلے گئے۔ جو باقی ہیں نظروں سے ایسے دور ہو رہے ہیں جیسے شفق کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں۔ وہ چہرے میری روح اور میری جان پر اس قدر گہری چھاپ چھوڑ گئے ہیں کہ ان کی محبت میرے اندر ہلچل سی پیدا کر دیتی ہے۔

اُن کے جانے کا غم اپنی جگہ۔ لیکن ایک اور غم بھی ہے جس سے یہ جان نڈھال ہوئی جاتی ہے۔ اور وہ آپ کی جُدائی کا تصور ہے۔ اور محسوس یوں ہوتا ہے کہ وہ دن اب آنے کو ہیں لیکن ساتھ ہی دل تسلی پکڑتا ہے کہ گو آپ کے جانے کا غم تو ہوگا لیکن خوشیوں کا سورج بھی طلوع ہوگا۔ بس اسی تصور سے جسم کے اندر کبھی غم اور کبھی خوشی کی لہریں اس طرح جوش مارتی ہیں کہ آگ اور پانی نے ایک دوسرے سے صلح کر لی ہو۔

والد صاحب ابھی اسلام آباد ہی میں مصروف ہیں۔ خاکسار کی امی جی اسی میں خوش ہیں کہ جس قدر اللہ کی خاطر وقت دیا جائے کم ہے ..... دعاؤں میں یاد رکھیں کہ آپ کی دعاؤں کو رب بہت ہی سنتا ہے۔

والسلام خاکسار

ناصرات الاحمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

جلسۂ یومِ اُمّہات

مورخہ ۲ مئی کو ٹھیک ۔ بجے صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ کی زیرِ صدارت جلسہ یومِ اُمّہات منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ امۃ القدوس کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ امۃ الحکیم کی قیادت میں ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ دُہرایا گیا۔ عزیزہ طیبہ ناہید کی نظم خوانی کے بعد محترمہ رفعت سلطانہ صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی مکمل رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے بچیوں اور بہنوں کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ کسی قوم کی ترقی میں تعلیم و تربیت کی بڑی حیثیت ہے۔ تربیت کا دارومدار عورت پر ہے۔ احمدیت کی ترقی تبھی ہو سکتی ہے جب ہم احمدیت کے اصولوں پر چل کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر سکیں۔ انہیں بہتر قرآن خوانی سکھائیں۔ اور اس مرحلہ میں اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو صدر لجنہ سے مدد لیں۔ بچوں کی روزمرہ مصروفیات پر نظر رکھیں۔ انہیں فضول پروگراموں میں دلچسپی لینے کی بجائے اچھے، معیاری، علمی اور تربیتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف راغب کریں۔ گھر کے ماحول کو خالص دینی ماحول بنائیں۔ باپردہ رہیں اور حضور کے ارشادات پر خود بھی عمل کریں اور اپنے بچوں سے بھی عمل کروائیں۔

بعدہٗ تربیتی کلاس میں پوزیشن لینے والی ہر بچی کو صدر صاحبہ کے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے گئے۔ دُعا کے بعد کارروائی کا اختتام ہوا۔

خاکسار :- عائشہ بیگم

سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان۔

صبحِ روشن نوید ہستی ہے!

دیکھو کیسی اُداس بستی ہے!!
دِل ہیں راحت گداز و مستی ہے
رات لمبی ہے گرچہ ظلمت کی
صبحِ روشن نوید ہستی ہے
جیسے دُلہن لِئے مُرید دُلہے کے
رات بھر بے قرار رہتی ہے
حکمِ ربّی آزاد نہیں عبد
حکمِ حاکم زباں بستہ ہی حقیقت
تُو نے کلمہ اگر پڑھا پیارے
تین سالوں کی قید و بندی ہے
کس قدر جَور تُو نے دیکھے ہیں
مُہر لب پر سکوت طاری ہے
مَیں نے دیکھی ہیں سجدہ گاہیں تری
چشمِ پُرنم ہے آہ و زاری ہے

میاں نسیم احمد طاہر۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

رمضان شریف کا اہم مقصد دلوں کا خالص ہونا اور انکار تقاضا ہے یہ انسان کو اس کی پیدائش کے مقصد کی طرف لے جاتا ہے

بڑے ہی بد قسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور برکتیں حاصل کئے بغیر خالی ہاتھ اس میں سے نکل جائیں

تم صبر اور حوصلے اور ہمت سے اور دعاؤں کے ساتھ اس رمضان کو گزارو پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل تم پر نازل ہوتے ہیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۰ احسان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ط فَمَن كَانَ مِنكُم
مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ط فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّهُ ط وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ج فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ط وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ
أُخَرَ ط يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (آیت ۱۸۴ تا ۱۸۷)

اور پھر فرمایا:-

یہ جمعہ جو ہم آج پڑھ رہے ہیں یہ

رمضان شریف سے پہلے آخری جمعہ

ہے اور انشاء اللہ آئندہ جمعہ رمضان المبارک کے ایام میں آئے گا۔ اس لئے آج کے خطبے کے لئے میں نے وہ آیات چنی ہیں جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن میں روزہ رکھنے سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ بتا رہا ہے کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ پڑھنے والا یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ دیکھو، ہم صرف تم پر ہی سختی نہیں کر رہے بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی کافی سختی ہوئی تھی، اس لئے جہاں وہ بیچارے روزوں میں پکڑے گئے وہاں تم بھی پکڑے جا رہے ہو تو کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن یہ مفہوم ہرگز یہاں مراد نہیں ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے پہلوں کو بھی ایک نعمت عطا کی تھی۔ تم اس رسول کے ماننے والے ہو جس نے نعمتوں کو تمام کر دیا اور درجہ کمال تک پہنچا دیا اس لئے تمہارا زیادہ حق بنتا ہے کہ ہم یہ نعمت تمہیں عطا کریں۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کیونکہ روزوں کا نتیجہ تقویٰ ہے اور تقویٰ کی تعلیم سب سے زیادہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ اس لئے ضروری تھا کہ پہلوں سے زیادہ شان کے ساتھ تم پر روزے فرض کئے جاتے۔

مِن قَبْلِكُمْ میں قرآن کریم اس طرف بھی اشارہ فرماتا ہے کہ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں روزے فرض نہ کئے گئے ہوں اور تاریخ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا اس مضمون پر لکھتا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی مذاہب آئے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں جو روزے کے تصور سے خالی رہا ہو یہ تحقیق اگرچہ آج کے زمانے میں آسان ہے کیونکہ

ساری دنیا کے مختلف تاریخی حالات

مجتمع ہو چکے ہیں اور کتابی صورتوں میں انسان کی دسترس میں آ چکے ہیں مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جب یہ بتایا جا رہا تھا تو دنیا کے مذاہب کی بھاری اکثریت ایسی تھی جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع پانے کا کوئی بھی ذریعہ میسر نہیں تھا۔ اس لئے سب سے پہلے تو توجہ اس طرف منعطف ہوتی ہے کہ عجیب شان کا رسول ہے اور عجیب شان کا کلام اس پر نازل ہو رہا ہے کہ ساری دنیا کے متعلق ایک ایسا دعویٰ کرتا ہے جس کے متعلق کوئی عقلی وجہ موجود نہیں کہ وہ تحدی سے کیا جا سکے اور پھر وہ درست بھی ثابت ہو لیکن آج کے زمانے کا انسان سب کا سب تحقیق اور ہر قسم کی جستجو کے بعد ایک نتیجہ نکالتا ہے تو وہ بعینہٖ وہی نتیجہ نکالتا ہے جو حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آج سے چودہ سو سال پہلے بتا دیا گیا تھا۔

جب آپ تحقیق کریں گے تو آپ کے سامنے دوسرا پہلو یہ آئے گا کہ جس باقاعدگی اور نظام کے ساتھ جتنی تفصیل کے ساتھ اور جتنی زیادہ پابندی کے ساتھ مسلمانوں پر روزے فرض ہوئے اتنے کسی بھی قوم پر فرض نہیں ہوئے۔ بائبل میں روزوں کا ذکر ملتا ہے۔ [illegible] کے متعلق آتا ہے کہ یہ وہ دن تھا جب فرعون کے ظلموں سے بنی اسرائیل کو نجات دی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں آتا ہے کہ اس دن کو یاد رکھو اور روزہ رکھو لیکن

روزوں کا پورا ایک مہینہ

شریعت کا ایک لازمی حصہ قیام نماز ہے

پیشکش: گلوب ایکسپورٹ ... راشد منہاس روڈ کراچی
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

فرض ہونا پہلے کبھی کسی قوم میں نظر نہیں آتا۔ علاوہ ازیں روزے کے متعلق جو تفصیلی ہدایات ہیں ان میں بھی بڑا فرق ہے۔ بعض پرانے مذاہب میں روزہ اس شکل میں آتا ہے کہ آپ یہ نہیں ہوئی چیز نہیں کھانی، پھل جتنا چاہو کھالو، فلاں چیز نہیں کھانی اور فلاں نہیں کھانی پانی پی سکتے ہو، دودھ پی سکتے ہو، تو یہ روزہ اسلامی روزے کے مقابل پر محض بڑے نام اور سرسری سا روزہ بن جاتا ہے۔ پھر بعض مذاہب میں روزے کے ساتھ یہ بھی تاکید ہے کہ کام نہیں کرنا۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ کام کا بھی روزہ ہے۔ تو جس کو کام سے چھٹی مل جائے اس کا روزہ تو ویسے بھی آسان ہو جائے گا۔ بعض اوقات یہ ایسی پابندی ہے جو اسلامی روزے میں نہیں ہے۔ لیکن تمام یہ پابندی نہیں ہے بلکہ اجازت لینے پر مجبور کر دیا گیا ہے کہ تم لوگ کمزور ہو تم میں طاقت نہیں ہے کہ کام بھی کرو اور ساتھ روزہ بھی رکھ سکو اور اس کا حق بھی ادا کر سکو، ایسے لوگ بعد میں یہ کام کر سکیں گے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے جو تعلیم دی گئی ہے وہ بہت کامل بھی ہے اور زیادہ مشقت طلب بھی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ وضاحت کر دی گئی کہ مشقت ڈالنا ہرگز مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو یہ کہہ کر بیان کر دیتا ہے۔ اس کی ضرورت بھی اس لئے پیش آئی کہ جب انسان اسلامی روزہ کی تعلیم پر غور کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ پہلے لوگوں پر اس کا عشر عشیر بھی فرض نہیں تھا۔ اس سے یہ وہم دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ سختیوں سے خوش ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ میرے بندوں پر بوجھ پڑے اور وہ سختی محسوس کریں اور اس کے نتیجہ میں محض تنگی اور محض تکلیف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب بن جاتی ہے؟ جیسا کہ بعض مذاہب میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ وضاحت فرماتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں، چنانچہ سہولتیں بھی دیتا چلا جاتا ہے اور پھر حکمتیں بھی بیان کرتا ہے کہ مقصد تقویٰ کو بڑھانا ہے۔ مراد مقصود زندگی عطا کرنا ہے۔ سختی پیدا کرنا ہرگز مراد نہیں۔ یہ ضمنی چیز ہے۔ مقصود بالذات نہیں ہے۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فرماتا ہے چند گنتی کے دن ہی تو ہیں۔ سارے سال میں سے صرف ایک مہینہ ہے۔ گویا مومن جو دسواں حصہ دیتا ہے اتنا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ البتہ اگر

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے

رکھ لیں تو پھر دسویں حصہ کا حق یعنی سال کا پورا بن جاتا ہے اور اس کا مضمون بھی پورا ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پر یہ بہت معمولی بوجھ ہے اور جتنے فوائد ہیں ان کے مقابل پر یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ گنتی کے چند دن آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کے دل میں خوف پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور بعض لوگ ان دنوں سے یہ حسرت لئے گزر رہے ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں اگلے سال پھر یہ دن دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں۔ مگر دونوں قسم کے لوگوں کے دن تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ سختی اور تنگی ترشی محسوس کرنے والوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔ اور دل میں حسرتیں لئے ہوئے لوگوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہیں وہ روزے جو تم پر فرض کئے گئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قرآن کریم فرماتا ہے سختی کی خاطر فرض نہیں کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سختی وارد کر کے خوش نہیں ہوتا۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ تم میں سے جو بیمار ہو یا مسافر ہو فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ اس کے لئے فرض ہے کہ بعد کے دنوں میں روزوں کو پورا کرے اس میں ایک سہولت دے دی گئی۔ سختی کے روزے مثلاً انتہائی گرمی کے روزے جو آنے والے ہیں ان میں کوئی شخص اگر بیمار ہو جاتا ہے یا سفر پر ہوتا ہے، اس پر فرض نہیں ہے کہ وہ ضرور انہی دنوں میں گرمی کی سختی میں روزے رکھے۔ اگر وہ بعد میں سردیوں کے آسان روزے بھی رکھ لیتا ہے تب بھی اس کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سختی اللہ تعالیٰ کے پیش نظر نہیں۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ اس کی بہت سی تاویلیں اٹھائی گئی ہیں کہ يُطِيْقُوْنَهٗ سے کیا مراد ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس کے جو مختلف پہلو ہیں وہ ہر انسان پر صادق ہو جاتے ہیں۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بعض مفسرین نے یہ معنی ٹھیک کئے ہیں اور دوسرے مفسرین کے غلط ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کے حالات میں دونوں قسم کے واقع ہونے کی قسم کے ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں مضمون کو پھیر کر بیان کیا جائے تو ہر موقع پر یہ آیت چسپاں ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو يُطِيْقُوْنَهٗ کا مثبت ترجمہ ہے۔ یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں فرمایا یہ رخصت تو تمہیں مل رہی ہے۔ بیمار ہو یا سفر پر ہو تو بیشک بعد میں روزے پورے کر لو۔ لیکن روزہ رکھنے کا تمہیں جو غم لگا رہے گا کہ سارے لوگ روزہ رکھ رہے ہیں اور ہم محروم رہ رہے ہیں، ہم تمہیں اس

بوجھ کو ہلکا کرنے کی ایک ترکیب

بتاتے ہیں کہ تم کسی غریب کو کھانا کھلا دیا کرو۔ اس سے تمہیں جو لذت حاصل ہوگی وہ اس غم کو کم کر دے گی کہ تم روزہ نہیں رکھ سکے۔ پس يُطِيْقُوْنَهٗ سے یہ مراد ہے کہ جن کو طاقت ہو، جن کے اندر استطاعت ہو کہ وہ غریب کو کھانا کھلا سکیں ان کے لئے بڑی سہولت ہے کہ وہ یہ کام کریں اس طرح ان کا یہ غم کہ ہم روزے سے محروم رہ گئے کسی حد تک کم ہو جائے گا۔

لیکن اس ترجمے پر بعض دوسرے مفسرین کو اعتراض ہے کہ يُطِيْقُوْنَهٗ میں ضمیر فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کی طرف پھیری گئی ہے۔ لیکن اس کا ذکر بعد میں آ رہا ہے اور یہ اعلیٰ ادبی تقاضوں کے خلاف ہے کہ جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ بعد میں آئے اور ضمیر اس کی طرف پہلے پھیر دیں۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ یہ فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے۔ دوسرے ان کو یہ اعتراض بھی پیدا ہوا کہ اگر ہ کی ضمیر فِدْيَةٌ کی طرف پھیریں تو فدیہ تو مؤنث ہے لیکن ضمیر مذکر کی پھیری گئی ہے یعنی يُطِيْقُوْنَهٗ میں ہ مذکر کے لئے ہے اگر مؤنث کی طرف ضمیر پھیرنی ہو تو يُطِيْقُوْنَهَا ہونا چاہیئے تھا۔

ان دونوں باتوں کا بہترین جواب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ جہاں تک اول الذکر اعتراض کا تعلق ہے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ نحوی لحاظ سے باعتبار رتبہ کے مقدم ہے گو فی الحقیقت مبتدا ہے جو بہرحال پہلے ہوتا ہے اور یہ متعلق خبر ہے یہ عربی کی بحث ہے زیادہ تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا مگر مختصراً یہ کہ اس اعتراض کو انہوں نے یہ کہہ کر حل کر دیا کہ مبتدا کا مقام باعتبار رتبہ کے پہلا ہے کیونکہ مبتدا کا اصل مقام ہمیشہ پہلے ہی ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ جملوں میں بعض قوانین کے تابع تقدیم تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے یہ اعتراض رد ہو جاتا ہے اور فصاحت و بلاغت پر اس کا کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔

دوسرے اعتراض کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اگرچہ لفظ فِدْيَةٌ مؤنث ہے مگر طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اس کا بدل یعنی قائم مقام ہے جو مذکر ہے اور اصل مراد طعام مسکین ہے یعنی غریب کو کھانا کھلانا فِدْيَةٌ کا معنی ہوگا بطور فدیہ غریب کو کھانا کھلانا۔ پس چونکہ اصل طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مذکر کی ضمیر اس طرف پھیر دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ دو وجوہات بیان فرمائی ہیں ایک تیسری وجہ

صدق سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
منجانب: اقبال احمد جاوید مع برادران جے ایس روڈ لائن بنڈ جے ایس اسٹرپ اینڈ ...
NO 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD, BANGLORE 560002
PHON:- 228666

جو انہوں نے بیان نہیں فرمائے وہ واضح ہے کہ اگر دو نفتہ کی ضمیر پھیری جاتی تو وہ بہت سے معانی جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا تھا وہ پیدا نہ ہو سکتے کیونکہ پھر ضمیر صیام کی طرف نہیں پھرتی تھی ... [illegible] ... نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔

فصاحت و بلاغت کا کمال

یہ کہ فصاحت و بلاغت ... [illegible] ... اس طرح چھپایا گیا کہ بظاہر جو دو نفتہ ہے اس کی طرف ضمیر پھیری جا سکتی ہے اور جو بنفسہٖ بہت اس کی طرف بھی جا سکتی ہے اور مضمون میں بڑی وسعت پیدا ہو جاتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ يُطِيقُونَهُ سے مراد روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو اس سے تو مضمون الٹ جاتا ہے اور یہ معنی ہو جاتا ہے ... [illegible] ... سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ يُطِيقُونَهُ سے مراد ... [illegible] ... طَعَامُ مِسْكِينٍ ہے اور خدا تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ وہ لوگ جو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہوں ان کو ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ جن دنوں وہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ غریبوں کو کھانا کھلائیں تاکہ ان کو تسکین ملے کہ وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں عبادت میں شامل ہیں مگر اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں وہ کھانا کھلائیں جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں ان کا جواب تو یہ ہونا چاہئے کہ روزہ رکھیں نہ کہ فدیہ دیں کہ کھانا کھلا کر چھٹی کر جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے يُطِيقُونَهُ کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ ... [illegible] ... بعض مفسرین نے ... [illegible] ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ... [illegible] ... يُطِيقُونَهُ ... [illegible] ... ایک ایسا لفظ ہے جس میں منفی معنی بھی پائے جاتے ہیں کیونکہ باب افعال میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ بعض دفعہ وہ مثبت معنی دیتا ہے اور بعض دفعہ وہی باب منفی معنی بھی دیدیتا ہے اس لحاظ سے جب يُطِيقُونَهُ میں ہ کی ضمیر صیام کی طرف پھیری جائے گی تو یہ مطلب بنے گا کہ وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں۔

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں؟ کیونکہ جو طاقت نہیں رکھتے ان کو تو اللہ تعالیٰ پہلے ہی چھٹی دے چکا ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھیں۔ اس میں دراصل ایک اور مضمون پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ... [illegible] ... ہر آدمی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو عارضی بیمار ہوتے ہیں چند دن بیمار ہو گئے۔ پھر صحت ہو گئی اور ان کو یہ تسلی ہو گئی کہ ہم بعد میں روزے رکھ لیں گے اور دراصل ان کا روزہ دکھاوے کا ... [illegible] ... پھر مسافر ہوتے ہیں جن کو عارضی سفر لاحق ہے اس کے بعد وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ بیمار ایسے ہو جاتے ہیں جو دائم المریض ہیں یا عمر کے ایسے حصے کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ روزے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ وہ کیا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے لئے بھی ہیں۔

ایک تسلی کا سامان

رکھتا ہوں۔ وہ یہ دکھ محسوس نہ کریں کہ اب ہم کبھی بھی روزہ نہیں رکھ سکیں گے۔ وہ غریبوں کو کھانا کھلائیں اور اس طرح ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

سوال یہ ہے کہ روزے اور غریب کو کھانا کھلانے کا کیا تعلق ہے؟ وہ تعلق دراصل یہ ہے کہ روزے سے خود انسان خود غریب بنتا ہے اور غریب کا دکھ بانٹ رہا ہوتا ہے پھر روزے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جب وہ غریب کو کھانا کھلاتا ہے تو اپنا سکھ اسے دے رہا ہوتا ہے۔ دونوں جگہ غریب کو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن روزے کے بیشمار فوائد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایسے امراء جن کو وافر اور اعلیٰ انواع کا کھانا میسر ہے وہ اگر روزہ نہ رکھیں تو ساری عمر ان کو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ بھوکے پیٹ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ شدید پیاس میں مبتلا انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ بھوکا ہو اور پیاسا ہو ایسا ہو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ امیر جان نہیں سکتا کہ بھوک بعض دفعہ کام پر مجبور کر رہی ہوتی ہے کیونکہ کام کے بغیر بھوک نہیں مٹتی۔ جتنا زیادہ کام کرتا ہے اتنی زیادہ بھوک بڑھتی ہے۔ یہ سارے احساسات اور کیفیات ایسی ہیں کہ جب تک کوئی ان میں سے نہ گزرے اس کو ان کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی باقی قوموں میں کوئی ایسا جبری نظام نہیں ہے کہ ہر امیر کو مجبور کر دیا جائے کہ کم از کم ایک مہینہ اپنے غریب بھائیوں کا دکھ محسوس کرو اور ان کا دکھ ... [illegible] ... اور یہ درد کرو تاکہ تمہیں احساس ہو کہ معاشرہ کا ایک حصہ [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... اندازہ ہی نہیں کہ بھوک کیا بلا ہے اور بسا اوقات کام ... [illegible] ... ہے ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے اور ان لوگوں کی جو روزہ رکھتے ہیں اور کام سے رہتے ہوتے ہیں ان کے احساس کے ... [illegible] ...

معاشرے میں بڑا حسن پیدا ہو جاتا ہے

معاشرے میں انسانی قدریں آجاتی ہیں۔ غریب اور امیر میں دوری اور بدمستی کے فاصلے کم ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات وہ مزدور ... [illegible] ... ہم تمہیں پانی پلاتے ہیں ... [illegible] ... سہولتیں مہیا کرتے ہیں کنٹریکٹ (CONTRACT) یا معاہدے میں شامل نہیں ہوتیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ ... [illegible] ... ایک مہینہ روزے کی ٹریننگ دے چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے دوری کی بجائے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بعض ظالم ایسے ہیں اور بڑی کثرت سے ایسے لوگ ملتے ہیں جو مزدور سے کام لے رہے ہوتے ہیں اور ساتھ گالیاں بھی دے رہے ہوتے ہیں کہ تم سے یہ کام نہیں ہو سکتا ... [illegible] ... ہوا کہ وہ حالانکہ اس غریب کے پیٹ میں روٹی نہیں ... [illegible] ... گرمی میں اور سردی میں ... [illegible] ... اس طرح ... [illegible] ... ہوتے ہیں۔ گویا وہ ... [illegible] ...

پس انسانی قدروں کو بڑھانے کے لئے روزہ ایک بہت ہی اہم چیز ہے روزہ نہ ہو تو غریب کی ... [illegible] ... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ... [illegible] ...

اپنے تئیں غریبوں کا ساتھی بناؤ

اور اسی طرح ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ جنہیں نہیں ملتیں وہ ان کو دو ... [illegible] ... یہ ہے کہ یہ روح رکھو کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق فدیہ دے تاکہ دنیا میں اس کی حیثیت کے مطابق نہیں دیا ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے یہ ... [illegible] ... یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس غریب کو تو ایک روٹی اور پیاز کافی ہے اس لئے میں ایک روٹی اور پیاز دے دوں گا اور میرا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت نہیں دیتا ... [illegible] ... اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ... [illegible] ... میں غریبوں کو ... [illegible] ... اگر تم اپنے لئے اعلیٰ نعمتیں استعمال کر رہے ہو ... [illegible] ... اونچی قسم کے کھانے کھاؤ تو فدیہ تب ہو گا جب مسکینوں کو بھی ویسا ہی کھانا کھلاؤ تاکہ ان کو بھی اندازہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا کیا نعمتیں دی ہوئی ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ شریک کرو۔ سارا سال نہیں تو ایک مہینہ ہی وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ...

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ میں ذکر ہے۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔ فدیات ... [illegible] ... نہیں رکھ سکتے ... [illegible] ... الَّذِينَ ... [illegible] ... يُطِيقُونَهُ کے منفی معنوں کے ساتھ ... [illegible] ...

إِنْ شَاءَ اللہ
صُومُوا تَصِحُّوا
(ترجمہ)
روزے رکھا کرو تاکہ صحت حاصل ہو
منجانب — یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

کی طاقت سے مستقلاً محروم ہو چکے ہوں۔ ان کو لازماً فدیہ دیکر روزے کا حق ادا کرنے کا ایک اور طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ان پر لازم ہے جن کے اندر فدیہ دینے کی طاقت ہے اگر اتنا غریب ہے کہ اپنے لئے بھی کھانا میسر نہیں تو اس کو اللہ تعالیٰ مستغنی فرما دیتا ہے۔ اس آیت میں یہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں۔ اب فرمایا کہ ہم جانتے ہیں ہمارے بندوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو بعد میں روزہ رکھ بھی سکتے ہوں تب بھی ان کو بیقراری ہوگی کہ ہم کیوں محروم رہ رہے ہیں۔ فرمایا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ایسی اطاعت کی روح رکھنے والے جو

اطاعت کی روح میں درجہ کمال

رکھتے ہیں، خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہیں اور دین کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، اگر وہ اپنی طرف سے فدیہ دینا چاہیں تو ان کے لئے منع نہیں کیا۔ یہ تسیع نظر اس کے کہ وہ روزہ کی طاقت رکھتے ہوں۔ یا نہ رکھتے ہوں جب وہ روزہ چھوڑیں تو فدیہ دیں۔ اس طرح ہم ان کو اس لذت میں شریک کر لیتے ہیں فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ اور یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہو گا یعنی ساتھ فدیے کا طوعی نظام بھی جاری فرما دیا۔

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو سمجھایا ہے۔ بہت سے بیمار ایسے ہیں جو دل کے بھی بیمار ہوتے ہیں۔ بہت سے بیمار ایسے ہوتے ہیں جو جسم سے زیادہ روح کے بیمار ہوتے ہیں ان کو روزہ چھوڑنے کا بہانہ چاہیئے ان کو چھینک آجائے تو وہ سمجھتے ہیں روزہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ ان کی طبیعت ذرا اداس ہو جائے تو وہ سمجھتے ہیں بیمار ہو گئے ہیں، روزہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ چھوڑ دینے کی جو اجازت ہے وہ تمہارے لئے نقصان کا سودا ہے خاطر کا سودا نہیں جو تمہاری مجبوریاں کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ اس آدمی کی نسبت بہت بہتر ہے جو مجبوراً روزہ چھوڑتا ہے اس لئے عقل سے کام لینا اور اپنے فائدے کے خلاف کوئی فعل نہ کرنا اپنے نفس کے خلاف فیصلہ نہ کر دینا کہ بظاہر تم آسانی میں پڑ رہے ہو لیکن حقیقت میں

بہت بڑا گھاٹا

کھا رہے ہو۔

وقت کی رعایت سے اس وقت میں درمیانی حصے کو ترک کر رہا ہوں اور آخری حصہ جو مدعا اور مقصود اور مطلوب ہے روزوں کا اس کو بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اے جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ میں کہاں ہوں اور مجھے کیسے پایا جا سکتا ہے؟ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ تو میرے جواب دینے سے پہلے ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ میں ان کے قریب ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے رسول! تو ان سے کہہ دے کہ میں قریب ہوں بلکہ فرمایا میں خود کہتا ہوں کہ میں قریب ہوں۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ میں ان کی دعوت کا جواب دیتا ہوں، ان کی پکار کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں لیکن یہ یکطرفہ رستہ نہیں ہے۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا نوکر بن گیا ہے کہ وہ جو چاہیں اور اللہ تعالیٰ منظور کرتا چلا جائیگا فرمایا یہ تعلق کا دو طرفہ رستہ ہے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وہ میری باتوں کا بھی جواب دیا کریں اور اللہ کے خوف کی خاطر جو نصیحتیں میں ان کو کرتا ہوں ان پر عمل کیا کریں تب یہ رشتہ جڑے گا اور یہ نصیحتیں وہ ہیں جو اس سے پہلے روزے کے متعلق کی جا چکی ہیں

(باقی ...)

روزے کا اللہ تعالیٰ خود جواب ہے

وہ خود اس کا پھل ہے اور اس کا پھل کی طرف ان مذکورہ بالا آیت میں اشارہ کیا گیا ہے فرمایا اگر تم مجھے ڈھونڈتے ہو تو روزے کی عبادت اختیار کرو۔ یہ وہ عبادت ہے جس کا بدلہ تم اپنے عبادت کے بعد میں ... اعلیٰ جزا حاصل کر سکو گے اور وہ میں ہوں

ہمائی جنتیں ہیں۔ دنیا میں کوئی عبادت بھی ایسی متصور نہیں ہو سکتی جو سارے عبادتوں کی جامع ہو سوائے روزے کے۔ اس میں ہر چیز آجاتی ہے۔ بدنی، جسمانی، جذباتی، روحانی، غرض عبادت کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو روزے میں نہ آتا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ خود روزے کا مقصود بن جاتا ہے اس مضمون کی احادیث تو بکثرت ملتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس طرف کہاں اشارہ ہے؟ سو اول تو یہاں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، روزے کا مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا گیا ہے روزوں کے حکم کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو رکھ دیا فرمایا اگر روزے رکھو گے تو میں تمہارے قریب آجاؤں گا۔ اگر خدا تمہیں حق ادا کرو گے تو خدا تمہارے پاس ہوگا لیکن اس سے پہلے جو آیات گزری ہیں ان میں بھی اس مضمون کو بڑے عجیب طریق پر بیان فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ

اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا اس پر بہت سے علماء نے بحث اٹھائی کہ قرآن کریم کا آغاز تو ہو سکتا ہے رمضان شریف میں ہوا ہو لیکن یہ کہنا کہ رمضان میں ہی قرآن اتارا گیا، درست نہیں ہے۔ قرآن کریم تو نبوت کے سالوں میں مختلف وقتوں میں اترتا رہا ہے اس کا جواب بعض مفسرین نے یہ دیا کہ اصل بات یہ ہے کہ رمضان میں ایک دفعہ پورے کا پورا قرآن نازل ہو جایا کرتا تھا جتنا حالات کے مطابق اتر چکا ہوتا تھا۔ پس اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے مراد یہ ہوگی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جبرائیل رمضان شریف میں قرآن دہرایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جب قرآن مکمل ہو گیا تو پھر جو رمضان آیا ہو گا اس میں لازماً سارا قرآن ایک دفعہ اترا۔ یہ معنی بھی درست ہیں۔ ان کو غلط نہیں کہا جا سکتا کیونکہ

قرآن کریم کے بہت سے بطون

ہیں۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں گویا سارا قرآن اتارا گیا ہے یعنی قرآن شریف گویا اتارا گیا ہے۔ اس کا جواب دیا کہ رمضان شریف کے متعلق اتارا گیا ہے اب بظاہر تو قرآن شریف بہت زیادہ وسیع ہے اور رمضان کے جو احکامات ہیں وہ محدود ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ قرآن کریم جس جس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے وہ سارے مقاصد رمضان شریف میں پورے ہو جاتے ہیں۔ ایک بھی مقصد بلکہ اس کا ایک ذرہ بھی رمضان شریف سے باہر نہیں رہ جاتا۔ عبادت کی جتنی بھی قسمیں بیان ہوئی ہیں وہ ساری روزوں کے اندر آجاتی ہیں۔ خدمت خلق کی جتنی قسمیں بیان ہو سکتی ہیں وہ سب روزے کے اندر آجاتی ہیں۔ روزہ ہمدردی کی انتہا بھی سکھاتا ہے اور خشوع و خضوع کا کمال بھی انسان کو عطا کرتا ہے تجرد کی راہیں بھی بتاتا ہے اور غریبوں کو اٹھا کر اپنے ساتھ شامل کرنے کے طریق بھی انسان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

(فون نمبر ۶۱۶۰۷۹)

کو سمجھاتا ہے۔ غرضیکہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ رمضان شریف ہے اور جو شخص بھی رمضان میں سے سر جھکاتے ہوئے گزرے گا اور اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا رنگ اختیار کرتے ہوئے گزرے گا گویا اس نے قرآنی تعلیمات کا سارا پھل پالیا۔ اور جو کچھ بھی قرآن لے کر آیا تھا وہ سارا اُس کے نصیب میں آ گیا۔

اس تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم احادیث نبوی پر غور کرتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بھی بات اپنی طرف سے نہیں کہی۔ آپ نے روزے کی تمام خوبیاں جو بیان فرمائی ہیں وہ مبنی بر قرآن بیان فرمائی ہیں۔ آپ نے بعض اور آیات سے بھی استنباط فرمایا ہوگا۔ لیکن اس آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے تو بڑا واضح استنباط فرمایا کیونکہ وہی مضمون بیان فرماتے ہیں جو اس میں بیان ہوا ہے کہ

قرآن کریم کا مقصود رمضان ہے

قرآن کریم کے سارے پھل رمضان سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے گویا سارا قرآن رمضان کے بارے میں اتارا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ساری خوبیاں جو عبادت کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی طرف منسوب فرمائی ہیں۔ فرمایا باقی ساری عبادتیں ایسی ہیں جن میں بندے کی اغراض کا بھی دخل ممکن ہے۔ مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے روزوں کو کلیۃً اپنا کہتا ہے کہ یہ میرے ہیں اور فرماتا ہے کہ باقی نیکیوں کی جزا تو مختلف قسم کی جنتیں ہیں مگر رمضان کی جزا میں خود ہوں۔ پس قرآن کریم کا سب سے اعلیٰ مقصد یعنی اللہ کو پالینا یہ رمضان کے ساتھ وابستہ ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بہت سے انداز ہیں رمضان کی خوبیاں بیان فرمانے کے، لیکن اب وقت نہیں ہے وہ انشاء اللہ بعد میں کسی وقت بتاؤں گا۔

اس وقت یہی کافی ہے کہ رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقاء ہے۔ رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجۂ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجۂ کمال تک پہنچاتا ہے اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اس میں سے نکل جائیں رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو نہ چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے یہ ایسی بدقسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلا دیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے

ہر وہ احمدی جو استطاعت رکھتا ہے

اور اپنے نفس کا تجزیہ کر کے جانتا ہے کہ وہ بیمار نہیں ہے بلکہ صرف کمزوری محسوس کر رہا ہے، اس کو لازماً آگے بڑھنا چاہئیے اور روزے رکھنے چاہئیں اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ چند گنتی کے دن ہیں۔ اس کی سختیوں کا پتہ بھی نہیں لگتا کہ کب گزر گئیں اور سختیاں ایسی ہیں جو انسان کے بدن کو ہلکا کرتی چلی جاتی ہیں۔ جسم بھی ہلکے ہوتے چلے ہیں، روح بھی ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے اور انسان زیادہ تیزی کے ساتھ آگے قدم بڑھاتا ہے۔ رمضان کے بعد ہر روزہ رکھنے والا یہ جانتا اور محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہوتا تو پتہ نہیں وہ کس ذلت میں پڑا ہوا ہوتا۔ رمضان شریف بے انتہا کمزوریاں دور کر جاتا ہے اور بے انتہا نعمتیں عطا فرما دیتا ہے۔ روزے میں سے گزرنے کے بعد جس طرح ہلکے پھلکے بدن کے ساتھ انسان قدم اٹھاتا ہے، روزہ نہ رکھنے والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر کھانے کا مزا آتا ہے، پینے کا مزا آتا ہے یعنی روحانی لذتیں تو الگ رہیں مادی لحاظ سے بھی رمضان میں سے گزرے بغیر اور اس کا حق ادا کئے بغیر انسان کو یہ اندازہ بھی نہیں ہو سکتا کہ پانی میں کیا لذت ہے اور کھانے میں کیا لذت ہے؟ روزہ دار کو صبح شام تھوڑا سا اندازہ اس کا ہوتا ہے، لیکن رمضان کے بعد کہ جب چاہو، جو چاہو پیو اور جو چاہو کھاؤ، یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں کہ بڑی ناشکری ہے جو ہم شکر کئے بغیر ان سے گزرتے ہیں۔ اس لئے سچے شکر کی تعلیم بھی رمضان شریف دیتا ہے۔ ایک ایک گھونٹ پر اللہ کے احسانات یاد آتے ہیں اور جو پانی پینے کی مادی لذت ہی نے بتائی ہے۔ وہ اس روحانی لذت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں رہتی جو مومن کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ پانی سے جسم کی پیاس بجھاتا ہے تو اس کی روح کی پیاس بھی ساتھ ہی بجھ رہی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے شکر خدا کو دوبارہ یاد کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ اگر یہ دن بغیر رمضان اسی طرح اسی طرح گزر جاتا تو پانی پینا اپنا حق سمجھ لیتا۔ خیال بھی نہ آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پھر ہر گھونٹ پہ خدا کی نعمتیں یاد آتی ہیں۔ اس کے احسانوں کا تصور دل کو مغلوب کر لیتا ہے اور روح اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ پس

رمضان شریف کے بے انتہا فوائد

ہیں۔ آپ سر جھکاتے ہوئے اس رمضان سے گزریں اپنی روح کو بھی اور اپنے جسم کو بھی خدا کے حضور پیش کر دیں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل نازل ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ یہ لوگ جو میری عبادت کا حق ادا کرتے ہیں یہ تجھ سے میرے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں ان کے قریب ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ میرے حقوق وہ ضرور ادا کریں۔ کیونکہ میرے حقوق ادا کرنے کے نتیجے میں میں ان کو ملوں گا۔ ورنہ یہ تعلق کا یکطرفہ رستہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فوائد اٹھائیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس رمضان کو اس طرح ضائع نہ کر دیں جس طرح اس سے پہلے بعض قوموں نے روزوں کو ضائع کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مِنْ قَبْلِكُمْ فرمایا تو اس میں یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ تم سے پہلے بھی روزے فرض ہوئے تھے۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے روزوں سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن جب ان کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو تمہیں یہ بھی محسوس ہوگا کہ بہت سے ایسے بدبخت اور بدقسمت بھی تھے جنہوں نے فائدے کی بجائے نقصان اٹھایا۔ انہوں نے بھی روزے پائے لیکن ایسے گندے حال میں پائے کہ وہ روزے ان کی عاقبت سنوارنے کی بجائے ان کو دین و دنیا سے محروم کر گئے ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا پس ان لوگوں کی طرح روزے نہ رکھنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے متعلق تفصیل سے ذکر فرمایا ہے اور مومن کو ان کے سے افعال سے روکا ہے کہ دیکھو! یہ نہ کرنا، وہ نہ کرنا۔ جھگڑا نہیں کرنا۔ فساد نہیں کرنا۔ شہوات سے مغلوب نہیں ہونا۔ دکھاوا نہیں کرنا۔ ہر بدی سے رکنا ہے۔ ہر ظلم کو صبر سے برداشت کرنا ہے۔ کچھ لوگ تم پر زیادتیاں کریں گے۔ فرمایا ان کو ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ کہو اِنِّیْ صَائِمٌ کہ میں روزے دار ہوں۔ دو دفعہ کہنے میں کیا حکمت ہے؟ وہ حکمت یہ ہے کہ مومن کی تو عام شان بھی یہ ہے کہ

وہ ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں دیتا

اور جب جاہل اس سے مخاطب ہوتا ہے تو جواب میں جاہلانہ باتیں نہیں کرتا بلکہ سلام کہتا ہے۔ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان آیت نمبر ۶۴) پس ایسا مومن جس کی عام شان یہ ہو اگر وہ روزے دار بھی ہو تو تکرار سے بتائے کہ اوبے وقوفو! تم مجھ سے کیا توقع رکھ رہے ہو؟ کیا تمہاری اشتعال انگیزی سے میں مشتعل ہو جاؤں گا؟ ہرگز نہیں۔ یعنی میں تو عام حالات میں بھی سلام ہی کہا کرتا تھا۔ اب تو میں روزے دار ہوں، روزہ دار ہوں، یہ ممکن نہیں ہے کہ تم مجھ سے بے صبری کا مظاہرہ دیکھو۔ پس جہاں کچھ بدقسمت اپنے روزوں کو ضائع کر رہے ہوں گے۔ وہاں آپ کے لئے اور بھی زیادہ ثواب کا موقع ہوگا۔ آپ صبر اور حوصلے اور

ہمت اور دعاؤں کے ساتھ اس رمضان کو گزاریں پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل آپ پر نازل ہوتے ہیں۔ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنی وہ لوگ

جنہوں نے روزے خدا کی خاطر کرنے پر اُن کی مثال

میں بائیبل سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت یسعیاہ کی یہ نصیحت بائیبل میں درج ہے کہ :-

"دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالم بالا پر سنی جائے۔"

(یسعیاہ باب ۵۸۔ آیت ۴)

یعنی ایسے بدبخت انسان ہو کہ کوئی وقت تھا کہ تم روزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کیا کرتے تھے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کیا کرتے تھے اور جھگڑوں سے رکا کرتے تھے۔ اب یہی رمضان آتا ہے تو تمہیں اور زیادہ اشتعال انگیزیوں پر مجبور کر دیتا ہے۔ تم طیش میں آکر مکے مارتے ہو اور کہتے ہو ہم دیکھیں گے کہ ہمارے ظلم سے اور ہمارے ستم اور استبداد سے کون بچ کے نکلے گا؟ عام حالات میں بھی ہم بڑے جابر تھے۔ اب تو رمضان کی سختیاں آگئی ہیں۔ اب تو روزے آگئے ہیں۔ اب دیکھیں گے کون ہم سے بچ کے نکلتا ہے۔

حضرت یسعیاہ یہود سے فرماتے ہیں کہ تم یہ حرکتیں کر رہے ہو۔ گویا یہود کی جو حالت گزر چکی ہے اور جس کے ایک پہلو کی طرف قرآن کریم مِنْ قَبْلِكُمْ میں اشارہ کرتا ہے، بائیبل میں یہ اس کی تفصیل ہے کہ :-

"دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت سے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالم بالا پر سنی جائے!"

فرماتے ہیں تم بڑے بدبخت ہو۔ کبھی تمہارے روزے ایسے ہوا کرتے تھے کہ اتنی ہلکی اور خفی آوازوں میں تم خدا کو یاد کیا کرتے تھے کہ بظاہر انسان ان آوازوں کو نہیں سن رہے ہوتے تھے، لیکن ان آوازوں میں ایسی قوت پرواز تھی کہ وہ آوازیں عالم بالا پر پہنچا کرتی تھیں اور آج تم نے شور برپا کیا ہوا ہے اور وہ آوازیں زمین سے چمٹی ہوئی ہیں اور زمین کی ہو چکی ہیں۔ ان میں قوت پرواز نہیں رہی۔ تمہارے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور طیش میں آکر مکے مار رہے ہو۔ لیکن ان آوازوں کے مقدر میں پرواز نہیں لکھی گئی۔ ہاں کچھ وہ تھیں گریہ و زاری جو عالم بالا پر سنی جاتی تھیں۔ کیا پیارا موازنہ کیا ہے۔

پس اے احمدیو!

تم ہمیشہ ایسی آوازیں اپنے دلوں سے نکالو جو عالم بالا پر سنی جائیں اور زمین والوں کے کان ان سے محروم ہوں تو کوئی پرواہ نہ کرو۔ وہی آواز دنیا میں پھیلے گی جس کو خدا سنتا ہے اور پھر خدا کے فرشتے اس کو دنیا میں پھیلا دیا کرتے ہیں۔ ایسی آوازیں غالب آنے کے لئے بنائی گئی ہیں، مغلوب آنے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(منقول از الفضل ۲۵ جون ۱۹۸۴ء)

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۱۱/۵/۸۵ کو قادیان میں مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی معلم حافظ کلاس قادیان جن کا نکاح قبل ازیں عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا، کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی و دعا کی گلپوشی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں کے مکان پر پہنچی۔ یہاں بھی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۲/۵ کو مکرم قاری نواب احمد صاحب نے قریباً ۳۵۰ افراد کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ اس خوشی میں موصوف نے بدر کو دس روپے اعانت بھی ادا کئے۔ ہم بھی [illegible] احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قسط سوئم (آخری)

خلافت راشدہ کی برکات

تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

(بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء)

خلافت ثالثہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

تعالیٰ کے دور خلافت میں بھی معجزانہ تمکین دین ہوئی۔ پاکستان کے سربراہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ان کی حکومت نے جماعت احمدیہ کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنایا اور ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ اور نعرہ لگایا کہ میں نے احمدیوں کا نوے سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔ حالانکہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کی تاسیس پر نوے سال گذرے بھی نہ تھے۔ وہ جماعت کا نوے سالہ مسئلہ حل کرنے کا ابھی نعرہ ہی لگا رہے تھے کہ ان کی اپنی حکومت نوے منٹ میں ختم ہوگئی۔ نوے ہی الزام اس پر لگائے گئے۔ نوے ہی لیڈر اس کے پکڑے گئے اور یہ عجیب بات ہے کہ نوے دن میں الیکشن کرانے کا جھوٹا وعدہ کر کے مسٹر ضیاء الحق نے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور ۱۹۷۹ء میں جب ذاتی جماعت احمدیہ کی تاسیس پر نوے سال گذر رہے تھے ان کا اپنا مسئلہ حل ہو رہا تھا۔ وہ خود پھانسی کے تختہ پر لٹک رہے تھے۔ کہاں ہیں وہ آوازیں جو ریڈیائی لہروں پر رقص کرتی تھیں کہ "میں نے احمدیوں کا نوے سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔" کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلافت ثالثہ کے لئے پہلے سے پیشگوئی کر رکھی تھی کہ :-

"ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا۔ تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی۔ تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

پیشتر بھی بالآخر وہ ایک... اپنے ہی ستم کی چکی میں انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہمنواؤں کا ساری دنیا کے سربراہوں نے مسٹر بھٹو کی جان بخشی کی اپیلیں کیں مگر سب سود! مگر ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے آج مسٹر ضیاء الحق صدر پاکستان نے اس سے بھی بھیانک قدم اٹھایا ہے۔ اور احمدیوں کی مساجد کو مسجد کہنے، اذان دینے۔ اور عبادت پر پابندی لگا دی ہے۔ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مٹانے کے احکام جاری کئے ہیں اور بہت بڑی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن مقولہ حکمت ہے کہ

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ

کہ جو تجربہ شدہ چیز کا تجربہ کرتا ہے اس پر ندامت واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمارا ایمان ہے کہ اگر مسٹر ضیاء الحق نے توبہ نہ کی تو وہ مسٹر بھٹو سے بھی بڑھ کر اپنا بھیانک انجام دیکھیں گے۔ کیونکہ خلافت راشدہ سے ٹکر لے کر وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ۔

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
تری اک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے

خلافت رابعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دور خلافت بھی بڑی ہی عظمت و شان کا حامل ہے اس دور خلافت میں بھی نہایت عظیم الشان رنگ میں تمکین دین ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے کہ :-

"اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے اس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔"

یہ پیشگوئی اشارۃ النص کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس وجود میں پوری ہو رہی ہے۔ کیونکہ ذریت کے معنے اولاد کے علاوہ نسل کے بھی ہیں۔ اور حضور کی والدہ محترمہ مرحومہ کا اسم گرامی مریم ہے۔ لہٰذا حضور "ابن مریم" بھی ہیں۔

خلافت رابعہ کی ایک عظیم الشان برکت اور تمکین دین کی روح پرور علامت سرزمین سپین میں تعمیر شدہ مسجد بشارت کے افتتاح کی شکل میں رونما ہوئی۔ اور ایک دفعہ پھر سپین کی سرزمین ہزاروں ہزار عباد الرحمٰن کے لئے سجدہ گاہ بنی۔ ایک دفعہ پھر گہوارۂ تثلیث سے صدائے توحید اور نعرۂ تکبیر کی آواز گونج اٹھی ہے۔ مرکز تثلیث سے پھر گونج اٹھی ہے اذان اس مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں جو تاریخی تقریب منعقد ہوئی اس سے حضور نے مخاطب کرتے ہوئے اپنے تمدنی پیغام

میں فرمایا :-

" وہ پیغام کیا ہے ؟ وہ صلح و امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوت اور محبت کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے ایک خدا کے پوجنے والو! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ۔ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ اور ہر اس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے۔ اور انسان کو انسان سے جدا کرنے والی ہے ....

میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اسی کی رہنمائی کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ کہ اہل اسپین کی فتح محبت اور عشق اور خلوص اور خدمت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا۔ "

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو خلافت رابعہ کی ایک بڑی برکت منصۂ شہود پر آئی جب حضور نے آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں پُرسوز دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو تاریخی خطاب فرمایا اس میں نہایت پرشوکت الفاظ میں فرمایا :-

" یہ دن آسٹریلیا کی سرزمین میں ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو اس دور میں اللہ کی توحید کو دنیا پر غالب کرنے کا عزم لے کر اٹھی ہے۔ اس براعظم میں پہلی مرتبہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے ایک گھر تعمیر کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ یہ پہلی اینٹ ہے جو خالصۃً للہ اس کی عبادت کی خاطر تعمیر ہونے والے اس گھر کی بنیاد میں رکھی جا رہی ہے۔ لیکن یہ اینٹ آخری اینٹ نہیں رہے گی اور نہ خدائے واحد کا یہ گھر آخری گھر ہوگا۔ بلکہ یہ تو خانہ ہائے خدا کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ کا نہایت عاجزانہ آغاز ہے .... یہ ایک روحانی فتح کا پروگرام ہے جس کا جغرافیائی

اور سیاسی غلبہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ ایک دل جیتنے کا منصوبہ ہے جس کا جبر و اکراہ سے کسی قسم کا واسطہ نہیں۔ یہ ایک عقل و دلیل کی جنگ ہے جس کا تیر و تفنگ اور توپوں اور راکٹوں سے کوئی امید کا بھی علاقہ نہیں۔ یہ امن کا پیغام ہے۔ جو دلوں کی راجدھانی سے تعلق رکھتا ہے۔ " (تحریک جدید اکتوبر ۱۹۸۳ء)

قرآن کریم میں بار بار اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس سلسلہ میں بھی خلافت رابعہ کی برکات بے شمار ہیں۔ وقت کی رعایت سے مالی قربانی کی ایک مثال اس ضمن میں پیش کر رہا ہوں۔ فرمایا :-

" اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آجائیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے .... حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ اس معاملہ میں تقویٰ شعاری اختیار کرے اور غیر اللہ کا خوف نہ رکھے شرک نہ کرے اور اس بات پہ قائم ہو جائے کہ خدا کی راہ میں جو کبھی دوں گا سچائی کے ساتھ دوں گا۔ تو آج شرح بڑھائے بغیر بھی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے۔ " (بدر ۱۶ ستمبر ۸۲ء)

یہ اس قدر بابرکت تحریک ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں اس قلیل عرصہ میں جماعت کی قربانی کا معیار کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے اور سچائی اور راستی گویا اس جماعت کو ایک مثالی مقام پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ الودود کی اس تحریک پر ابھی ایک سال بھی نہیں گذرا تھا کہ جماعت میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ جس رنگ میں والہانہ طور پر جماعت نے لبیک کہی اس کے متعلق جذبات تشکر سے لبریز ہو کر فرماتے ہیں :-

" نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی آمد کے بجٹ کے مقابل پر ۷۲ لاکھ روپے زیادہ وصول ہو چکے ہیں۔ میری روح خدا کے حضور سجدے کرتی ہے۔ لاکھوں کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان ان گنت جذبات خلوص کی بنا پر جو ان لاکھوں کے پیچھے کام کر رہے ہیں .... پتہ نہیں کہاں سے آیا ہے اور کس طرح آیا ہے بارش کے قطروں کی طرح گر رہے ہیں۔ " (الفضل ۹ جولائی ۱۹۸۳ء)

موجودہ ابتلاء میں تو ایسا روح میں ایسا انقلاب آیا ہے کہ لاکھوں کے بجٹ کروڑوں میں تبدیل ہوتے چلے جا رہے ہیں ؎

ذلت ہیں چاہتے یہاں اکرام ہو رہا ہے
کیا مفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے

تسکین دین میں تبلیغ کو بہت بڑی رُوح پرور اصلاحات جاری فرمائی ہیں۔ فرمایا :-

" زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کی نجات کے سامان ہم نے ہی کرنے ہیں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد ان میں سے ہر ایک کو لازماً مبلغ بننا ہوگا۔ " (ماخوذ خطبہ جمعہ)

" ہر احمدی بہرحال اپنی تبلیغ کا آغاز کرے اور فوری طور پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ دعا کر کے اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اوپر لازم کرلیں اور خدا سے یہ التجا کریں کہ اے خدا! ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے داعی الی اللہ ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں۔ "

یہ تحریک اس قدر بابرکت ثابت ہوئی ہے کہ تمام دنیا میں تبلیغ احمدیت کا ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ بگل بج رہا ہے۔ بعض بستیوں کی بستیاں آندھرا پردیش میں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں۔ قادیان کی مقدس سرزمین اور اس کے مضافات میں ایک ہزار کی تعداد میں افراد اسلام اور احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور گھر گھر یہ صدائیں گونجنے لگی ہیں کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

آج پاکستان کے ڈکٹیٹر مسٹر ضیاء الحق کی زیر قیادت پاکستان کے احمدیوں پر بڑے بڑے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ احمدیہ مساجد سے حکومت کے بعض کارندے کلمہ شہادت مٹانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ پریس کو تین ماہ سے بند / سیل کر دیا گیا ہے۔ مسلمان کہلانے اور اذان دینے پر پابندی ہے اور انتہائی انسانیت سوز اور جہالت کی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا مقدس خلیفہ بڑی بڑی خوشخبریاں پاکستان کے احمدیوں کو دے رہا ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا :-

" اے پاکستان کے مظلوم احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ بلند ہمت اور شجاعت و دانائی اور اولوالعزمی کے یہ آثار تم سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر تم ابتلاؤں سے نکلو گے۔ اور عزت اور خوبی کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا۔ اور وہ دن لازماً آئیں گے کہ آج دوران کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے اور ذلت اور رسوائی کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائے گا۔ " (خطبہ جمعہ ۲۲ / ۲۴ لندن)

ایک دوسری خوشخبری دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :-

" جو کچھ ہونا ہے ہو گا۔ ایک احمدی بھی اس امانت سے پیچھے نہیں ہٹے گا کہ وہ کلمہ کا حامل ہو۔ ہاں اس حالت میں جان دے دے گا۔ کہ کلمہ لکھتے ہوئے اس پر حملہ کیا گیا۔ اور کلمہ لکھنے کے نتیجہ میں اس کو موت کی سزا ملی۔ یہ ہے وہ مقام جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اے محمد مصطفیٰ کے غلامو! تم نے محمد کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ وہ ہاتھ کاٹا جائے۔ یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ تمہارے سر قلم کئے جائیں اور گردنیں کاٹی جائیں اس ہاتھ کے ساتھ وابستہ ہو تو خدا کی قسم آسمان کا خدا گواہی دیتا ہے کہ اس حالت میں اگر تم مرو گے تو آسمان اور زمین کا ذرہ ذرہ یہ گواہی دے رہا ہوگا۔ کہ تم مسلمان ہو۔ تم مسلمان ہو۔ تم مسلمان ہو۔ "

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت راشدہ کی عظیم نعمت کی کما حقہ قدر کرنے اور اس کی برکات سے بھرپور استفادہ کرنے اور تازیست اس نعمت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَصَلَّی اللّٰہُ ...

--- x ---

کلمہ طیبہ اور سرور کائنات کی بے نظیر فراست اور دور بینی

از مکرم نصیر احمد صاحب گراچی شاہو۔ لاہور

سرداردو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا نچوڑ خداوند تعالےٰ کی ہستی اور اس کی وحدانیت کا قیام تھا جس کی خاطر آپؐ نے ہر طرح کی مصیبتیں جھیلیں۔ بعثت کے بعد کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا کوئی دن ایسا نہ تھا جس میں آپؐ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین نہ فرمائی ہو اور آپؐ کی اس تلقین پر کفار مکہ نے اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا رکھی ہو چنانچہ سورۃ مومن کی یہ آیت کہ "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ" حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مشرکین مکہ سے اس وقت فرمائی جب کہ وہ سرور کائنات صلعم کے درپے آزار تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ

سید المرسلین صلعم صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپؐ کا مونڈھا پکڑ لیا اور آپؐ کی گردن میں کپڑا ڈال کر زور سے تند سے آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو وہاں بھیج دیا۔ آپؓ نے یہ ماجرا دیکھا اور عقبہ کو پیچھے دھکیلتے ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

کو چھپاتے ہوئے یہ کہا تھا اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے ایمان کا اعلان کر رکھا تھا اس ایک تمثیل ہی سے واضح ہو جائے گا کہ رحمت للعالمین نے رب العٰلمین کی وحدانیت کے قیام اور اس خالق کائنات سے مخلوق خدا کا تعلق پیدا کرنے میں ہر طرح کی مصیبتیں برداشت فرمائے ہوئے تیرہ سالہ مکی حیات طیبہ صرف فرما دی تھی اور جب مدینہ ہجرت فرمانے پر مجبور ہوئے وہاں بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین سے روکنے کے لیے کفار نے چین سے رہنے نہ دیا۔ اور خطرناک جنگوں کا تانتا باندھ دیا۔ بالآخر حق تعالیٰ کی وحدانیت قائم ہو کر رہی اور جیسا کہ باری تعالیٰ نے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ارشاد فرمایا ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اس کے ساتھ کلمہ طیبہ میں جو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اضافہ ہے وہ سردار انبیاء کی بے نظیر فراست اور دور بینی کا مظہر ہے۔

انسانی فطرت کی کمزوری

انسانی فطرت کی یہ کمزوری ہے کہ روحانی اور اخلاقی اعتبار سے کوئی ممیز اور ممتاز شخصیت ہو تو اقتدار زمانہ پر اسے خدا کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم تاریخ میں یہ پڑھتے رہے ہیں کہ راجہ رام چندر جی راجہ دسرتھ کے بیٹے تھے جنہیں ان کی سوتیلی والدہ نے چودہ سال بن باس کی اذیت میں جھونک دیا تھا۔ جس دوران میں ان کی اہلیہ کو راون اٹھا کر لے گیا تھا اور آج ہندوستان میں لاکھوں انسان ایسے ہیں جو رام کو خدا کا درجہ دیتے ہیں اور رام رام کہتے ہوئے اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ سرور کائناتؐ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف رحیمانہ تو ایسے اعلیٰ و ارفع معیار کے تھے کہ خود خالق کائنات اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کئی ایک صفتوں کے منجملہ اوصاف رؤفیت اور رحیمیت سے بھی آپؐ کو نواز دیا تھا کہ فرمایا: "رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ..."

الرَّحِیْم" اس اندیشہ کے ازالہ کے لئے کہ جس غرض کے لئے آپؐ نے اپنی حیات طیبہ ہر قسم کے مصائب جھیلتے ہوئے گزاردی کہ امت مسلمہ کسی طرح کی لغزش کا شکار نہ ہو جائے۔ آپؐ نے یہ کلمہ طیبہ رکھ دیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی آپؐ کو خدا کا درجہ نہ دیا جائے آپ اس خدائے واحد کے رسول ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے سارے رسولوں پر ایسی فوقیت رکھتے ہیں کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں۔

پس آپ کی اتباع میں اس کلمہ کی اشاعت ہر مسلمان پر لازم ہے اگر ایک غیر مسلم بھی اس کلمہ کو اپناتا ہے تو ہم مسلمانوں کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو جو قیام پاکستان کے ساتھ قادیان چھوڑ کر پاکستان آ گئے۔ اسی طرح دوسرے ان تمام لوگوں کو جو پنجاب کے اضلاع میں رہتے تھے اور قادیان کے مرزا صاحب کو مانتے تھے پاکستان منتقل ہونے کے بعد قادیانی کہا جانے لگا۔ جبکہ وہ خود کو احمدی مسلمان کہتے ہیں، ان سب کو کلمہ طیبہ سے منع کیا جا رہا ہے بلکہ کچھ دن قبل یہ خبر بھی اخبار میں دیکھی گئی کہ ۲۶ اشخاص کو کلمہ طیبہ کو اپنے سینوں پر لگانے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ ہماری اس مملکت اسلامیہ میں ایسا عمل حیران کن ہے۔ حکومت کے ان احکام سے کہ یہ لوگ اپنی مسجدوں کو مسجد نہ کہیں ہم نے یہ سمجھا تھا کہ چونکہ علماء کہلانے کے دعویدار دل اور مولانوں نے ان کی مسجدوں کو مسمار کرا دینے کی دھمکی دے دی تھی۔ اور ان کے اشاروں پر اس طرح کا عمل کرنے والے جاہل انہیں مل گئے تھے۔ حکومت نے باری تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِہَا ... لَہُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ، ایسا عمل کرنے والے مسلمان بھائی دنیا میں نقصان اٹھائیں گے اور آخرت میں عذاب عظیم کا شکار ہوں گے مسجد نہ کہنے کے احکام جاری کر دیئے۔ چنانچہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے

اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں ان کا ذکر (اور عبادت) کئے جانے سے بندش کرے اور ان کے ویران (و معطل) ہونے (کے بارہ) میں کوشش کرے۔

اس لئے خوشی تھی مسلمان بھائیوں کو خدا کی نظر میں اُن کے زیادہ ظالم قرار دیئے جانے سے بچانے کی خاطر حکومت نے ایسے احکام نافذ کئے ہیں۔ لیکن اذان کے متعلق امتناع سمجھ میں نہیں آرہا۔ اس لئے کہ اس میں تو قادیانیوں یا احمدیوں کی کوئی بات ہے ہی نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے کہنے کی یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں کی پکار اذانوں میں ہوتی ہے اسے ہماری اسلامی حکومت نے کیوں کر اسلام کے خلاف سمجھا۔ اب جو جمہوری طرز کی حکومت قائم ہوئی ہے اگر وہ فوری طور پر اس پر غور کر کے اذانوں پر امتناع کے احکام منسوخ کر دے تو یہ امت مسلمہ کی خدمت سمجھی جائے گی۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۱۳؍مئی ۸۵ء)

سب سے بہادر

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی اور نواب وحید الدین خان صاحب حیدر آبادی کے مشترکہ ترجمہ قرآن مطبوعہ ۱۹۳۰ء میں اس آیت کی تشریح میں حاشیہ میں یہ درج ہے کہ ابو نعیمؒ اور بزارؒ نے فضائل صحابہ کے سلسلہ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے پوچھا بتاؤ سب سے بہادر کون ہے آخر حضرت علیؓ نے فرمایا:۔

کہ سب سے بہادر ابو بکر صدیقؓ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ کے نرغہ سے ایسے وقت میں بچایا جب کسی کو آگے بڑھنے کی ہمت نہ تھی۔ اور فرمایا کہ اللہ کی قسم حضرت ابو بکرؓ کی ایک گھڑی آل فرعون کے مومن کی ساری زندگی سے بہتر تھی۔ اس نے اپنے ایمان

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

الحمد للہ کہ ماہ رمضان المبارک کا چاند دکھائی دینے کے بعد مؤرخہ ۲۲؍۵؍۸۵ کو قادیان میں پہلا روزہ رکھا گیا۔ حسب سابق امسال بھی مرکزی مساجد میں باجماعت نماز تراویح و نماز تہجد کی ادائیگی اور درس القرآن و حدیث کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعد نماز عشاء مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر مسجد اقصیٰ میں اور مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ بعد نماز فجر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مسجد مبارک میں اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مسجد اقصیٰ میں درس حدیث دے رہے ہیں جو ۱۰؍ماہ رمضان تک جاری رہے گا۔ درس قرآن مجید کا پروگرام حسب سابق بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں رکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے مؤرخہ ۲۲ تا ۲۴؍مئی سورۃ فاتحہ سے سورۃ آل عمران تک کا درس دیا۔ اس کے بعد سے مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب مؤرخہ ۲۵؍۵ سے سورۃ نساء سے سورۃ انعام تک کا درس دے رہے ہیں۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۵/۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرمہ نصرت پروین صاحبہ ایم۔اے بی ایڈ بنت مکرم محمد سعید صاحب انور آف مرحوم ساکن قادیان کا نکاح مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایم۔اے بی ایڈ ابن مکرم عبد الستار صاحب ساکن بخارا (بہار) کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں فریقین نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں بھی حصہ لیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ادارہ)

(۲) مورخہ ۳۱/۳/۸۵ کو مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو نے بمقام سورب مکرم ایم مبارک احمد صاحب جعفری ابن ایم نور احمد صاحب جعفری ساکن سورب کا نکاح مکرمہ طاہرہ تبسم صاحبہ بنت مکرم ایم عنایت اللہ صاحب نسیم ساکن بنگلور کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ دو ہی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز مکرم ایم نور احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے قریباً سوا دو صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں اڑھائی صد روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ شیموگہ۔

(۳) مورخہ ۵/۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ شاہینہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبد الحکیم صاحب ساکن تاپور (بنگال) کا نکاح مکرم قمر احمد صاحب ابن مکرم عبد الباری صاحب ساکن جاری کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم عبد الحکیم صاحب نے مبلغ ... روپیہ بطور شکرانہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار ... صلاح الدین انچارج وقف جدید قادیان

(۴) مکرمہ دختر بانو صاحبہ بنت مکرم محمد خواجہ صاحب ساکن یادگیر کا نکاح مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم نظام الدین صاحب ساکن یادگیر کے ہمراہ گیارہ ہزار ... روپے حق مہر پر مورخہ ۵/۸۵ کو مکرم رفعت اللہ صاحب نے پڑھا۔ اس خوشی میں فریقین نے مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں دیئے ہیں۔

(۵) مکرمہ مہر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد القادر صاحب ہریکیر ساکن جڑچرلہ کا نکاح مکرم محمد سراج الدین صاحب ولد مکرم محمد عزیز الدین صاحب ساکن تماپور پیٹ ضلع محبوب نگر کے ہمراہ اکیاون سو روپے حق مہر پر مورخہ ۹/۸۵ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے مختلف مدات میں تیس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۶) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد القادر صاحب ہریکیر ساکن جڑچرلہ کا نکاح مکرم اویس احمد صاحب ولد مکرم عبد السلام صاحب ساکن یادگیر کے ہمراہ پچیس سو روپے حق مہر پر مکرم رفعت اللہ صاحب نوری نے مورخہ ۱۱/۸۵ کو پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم عبد السلام نے پندرہ روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۷) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محبوب علی صاحب ساکن وڈمان کا نکاح مکرم محمد احمد صاحب ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب ساکن وڈمان کے ہمراہ گیارہ سو پچیس روپیہ حق مہر پر مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان نے مورخہ ۱۸/۸۵ کو پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم بشیر احمد صاحب نے مختلف مدات میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۸) مکرمہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد القادر صاحب ہریکیر ساکن جڑچرلہ کا نکاح مکرم محمد منور احمد صاحب ولد مکرم منصور احمد صاحب ساکن جڑچرلہ کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے مورخہ ۱۹/۸۵ کو پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے مختلف مدات میں مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۹) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب ساکن کیرنگ کا نکاح مکرم شیخ عمران صاحب ولد مکرم شیخ قمر صاحب ساکن پینگال کے ہمراہ سات ہزار ... روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ نے مورخہ ۱۲/۸۴ کو پڑھا۔

(۱۰) مکرمہ ... بیگم صاحبہ بنت مکرم ... احمد خان صاحب ساکن کیرنگ کا نکاح مکرم ... خان صاحب ولد مکرم عبد الباری خان صاحب ساکن کیرنگ کے ہمراہ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب نے سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

(۱۱) مکرمہ اختر بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب نوکر ساکن آسنور کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب نائک ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب نائک ساکن آسنور کے ہمراہ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے مورخہ ۳۰/۱۱/۸۴ کو پڑھا۔

(۱۲) مکرمہ محمودہ صاحبہ بنت مکرم ہارون رشید ڈار صاحب ساکن آسنور کا نکاح مکرم غلام محمد بٹ صاحب ولد مکرم عبد العزیز صاحب بٹ ساکن آسنور کے ہمراہ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے مورخہ ۲۲/۸۴ کو پڑھا۔

(۱۳) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب نائک ساکن آسنور کا نکاح مکرم فاروق احمد صاحب نائک ولد مکرم غلام محمد صاحب نائک ساکن آسنور کے ہمراہ اٹھارہ سو روپے حق مہر پر مکرم نعمت اللہ صاحب لون صدر جماعت احمدیہ آسنور نے مورخہ ۲۱/۱۲/۸۴ کو پڑھا۔

(۱۴) مکرمہ حنیفہ بانو صاحبہ بنت مکرم ہارون رشید ڈار صاحب ساکن آسنور کا نکاح مکرم شکیل الرسول ڈار صاحب ولد مکرم غلام رسول ڈار صاحب ساکن آسنور کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے مورخہ ۲/۸۴ کو آسنور میں پڑھا۔ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

(۱۵) مورخہ ۸/۵/۸۵ کو بمقام بھدرک خاکسار نے مسماۃ ام الحسنات بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود علی صاحب بھدرک کا نکاح مکرم عبد العزیز صاحب ... مکرم مبارک احمد صاحب کو سمبی سونگھڑہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم مبارک احمد صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۱۶) مورخہ ۵/۸۵ کو بمقام محی الدین پور (سونگھڑہ) خاکسار نے مسماۃ حنیفہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سید رحمت علی صاحب مرحوم آف محی الدین پور کا نکاح مکرم انور ... خان صاحب ابن مکرم حاکم خان صاحب ساکن ... بھدرک کے ساتھ مبلغ ... ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم حاکم خان صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۱۷) مورخہ ۵/۸۵ کو بمقام بھدرک خاکسار نے مسماۃ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حاکم خان صاحب بھدرک کا نکاح مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمود علی صاحب بھدرک کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم حاکم خان صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۱۸) مورخہ ۱۰/۵/۸۵ کو مکرم یوسف علی خان صاحب آف کٹک کی بیٹی مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ کا نکاح عزیزم بشیر احمد صاحب ولد مکرم خلیل احمد صاحب آف بنجہ پور درسہ بہار کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر کٹک میں خاکسار نے پڑھا۔ مکرم خلیل احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ خاکسار ڈاکٹر محمد عابد ... جہانپور۔

(۱۹) مورخہ ۱۹/۵/۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ ... بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم ... مصطفیٰ صاحب مرحوم آف ... کا نکاح عزیزہ ... بنت مکرم ... الدین صاحب ساکن چیلاکرا دیرار کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

(۲۰) مورخہ ۱۷/۵/۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم نور الدین صاحب ... ابن مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوت و تبلیغ کا نکاح عزیزہ ... بنت مکرم ڈاکٹر ... صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک سو روپے حق مہر پر پڑھا۔

قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی انعام الٰہی اشرف مقیم مغربی جرمنی کو ۲۳/۸۵ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت احسان اللہ تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیز نو مولود کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام

الحمد للہ کہ محض فضل و کرم سے حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام مندرجہ ذیل تفصیل سے ہوگا۔ قرآن مجید کا درس بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ حدیث شریف کا درس دونوں مساجد میں بعد نماز فجر ہوا کرے گا۔

نمبر شمار	اسماء مدرسین و مقررین	تعداد ایام	ترتیب پاروں و سورتوں	[illegible]	[illegible]
۱	مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	۳ دن	سورۃ فاتحہ تا آل عمران	[illegible]	[illegible]
۲	مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۳ دن	سورۃ النساء تا الانعام	۴ تا ۶	[illegible]
۳	مکرم [illegible] صاحب [illegible]	۳ دن	سورۃ الاعراف تا التوبہ	۷ تا ۹	[illegible]
۴	مکرم [illegible] صاحب خادم	۲ دن	سورۃ یونس تا یوسف	۱۰ تا ۱۱	[illegible]
۵	مکرم بشیر احمد صاحب طاہر	۲ دن	سورۃ الرعد تا النحل	۱۲ تا ۱۳	[illegible]
۶	مکرم حمید [illegible] صاحب دہلوی	۳ دن	سورۃ بنی اسرائیل تا المؤمنون	۱۴ تا [illegible]	[illegible]
۷	مکرم بشیر احمد صاحب خادم	۳ دن	سورۃ النور تا العنکبوت	۱۷ تا ۱۹	[illegible]
۸	مکرم [illegible] صاحب شاہد	۳ دن	سورۃ الروم تا الجاثیہ	۲۰ تا ۲۲	[illegible]
۹	مکرم مولوی [illegible] اقبال صاحب	۳ دن	سورۃ الاحقاف تا التحریم	۲۴ تا [illegible]	[illegible]
۱۰	مکرم [illegible] صاحب	۳ دن	سورۃ الملک تا الناس	۲۷ تا [illegible]	[illegible]

[illegible] بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل بزرگان درس دیا کریں گے

۱	مکرم [illegible] صاحب	۱۰ یوم یکم تا ۱۰ رمضان	[illegible]	[illegible]
۲	مکرم [illegible] صاحب شاہد	۱۰ یوم ۱۱ تا ۲۰ رمضان	[illegible]	[illegible]
۳	مکرم [illegible] احمد صاحب	۹ یوم ۲۱ تا ۲۹ رمضان	[illegible]	[illegible]

مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر مندرجہ ذیل بزرگان درس دیا کریں گے۔

۱	مکرم [illegible] صاحب خادم	۱۰ یوم یکم تا ۱۰ رمضان	[illegible]	[illegible]
۲	مکرم محمد انعام صاحب غوری	۱۰ یوم ۱۱ تا ۲۰ رمضان	[illegible]	[illegible]
۳	مکرم بشیر احمد صاحب طاہر	۱۰ یوم ۲۱ تا آخر رمضان	[illegible]	تا آخر رمضان

[illegible] مسجد اقصیٰ میں بعد نماز [illegible] اور مسجد مبارک میں [illegible]

[illegible] کیا گیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

● مکرمہ [illegible] صاحبہ حیدر آباد سے [illegible] کی والدہ محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ ۱۵ اپریل بعد نماز عصر دل کا سخت دورہ پڑنے سے [illegible] تک جاری رہا [illegible] تبلیغ کے کام میں بے حد دلچسپی رکھتی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ [illegible]

● مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کے چھوٹے بچے عزیزم محمد نورالدین سلمہ نے بعمر قریباً ساڑھے پانچ سال مورخہ ۴ کو قرآن ختم کیا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● عزیزم [illegible] الحق بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ [illegible] کے والد محترم جہان عالم صاحب آف [illegible] کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● مکرم قریشی محمد یوسف صاحب حیدر آباد [illegible] الدین، متعلقین اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے ● محترمہ [illegible] یوسف صاحبہ مقیم [illegible] (انگلستان) اپنے شوہر و بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● محترمہ [illegible] صاحبہ اہلیہ مکرم [illegible] احمد صاحب مرحوم [illegible] اڑھائی صد روپے مد صدقہ میں ادا کر کے اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور قرض کے بوجھ سے نجات ملنے کے لئے ● مکرم مولوی [illegible] صاحب [illegible] اپنی اقتصادی پریشانیوں کے ازالہ، اہلیہ اور بچے کی صحت و سلامتی [illegible]

جماعت احمدیہ و شرعی عدالت

احمدیوں کی اپیل کے خلاف حکومت پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کا [illegible]

جماعت احمدیہ [illegible] حکومت پاکستان کے [illegible] اپریل ۱۹۸۴ء کے متعلق ایک احمدی نے شرعی عدالت میں یہ درخواست [illegible] کہ یہ آرڈیننس غیر شرعی امور پر مشتمل ہے [illegible] [illegible] نامور احمدی وکیل [illegible] ان کی طرف سے [illegible] شکل میں تیار کر لیا گیا ہے [illegible] حکومت پاکستان کے [illegible] کے خلاف قرآن اور احادیث [illegible] اقوال بزرگان سلف کے بیان فرمودہ دلائل [illegible] کئے گئے ہیں جو بہت [illegible] کیسٹ [illegible] یہ آپ کی دینی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی غیر از جماعت مسلمان بھائیوں میں تبلیغ کا بھی موثر ذریعہ ہے۔ آپ یہ کیسٹ مبلغ [illegible] روپے بذریعہ [illegible] دعوت و تبلیغ سے طلب فرما سکتے ہیں

[illegible] سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے [illegible] جلسہ سالانہ لندن کے افتتاحی اور اختتامی [illegible] کی تقاریر کے کیسٹ بھی [illegible] دعوت و تبلیغ میں دستیاب ہیں [illegible] کی طرف [illegible] جماعت احمدیہ [illegible] جواب [illegible] دینی معلومات [illegible] معاون ثابت ہوں گی۔ اور یہ جماعت احمدیہ [illegible] بھائیوں کے دلوں میں پیدا [illegible] کا موثر ذریعہ ہے۔

[illegible] دعوۃ و تبلیغ [illegible] کیسٹ منگوا سکتی ہیں [illegible] کی صورت میں درخواست [illegible] ہو رہے ہیں۔

[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ لندن [illegible] کی [illegible] قادیان پہنچ چکی ہیں جو جماعتیں یا احباب [illegible] تبلیغی و تربیتی اغراض کے لئے کیسٹ خریدنا چاہتے ہیں ان کے [illegible] کاپی تیار کر کے بھجوائی جا سکتی ہے۔ نئی کیسٹ کی رائج قیمت اور ریکارڈنگ کا خرچہ مبلغ [illegible] روپے فی کیسٹ ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ جو مبلغ ۱۲ روپے ہے۔ یہ رقم بھی ہمراہ ارسال فرما دیں۔

جلسہ سالانہ لندن میں حضور ایدہ اللہ کی تقاریر کے ویڈیو کیسٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل تقاریر کے کیسٹ بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ رقوم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا کر اس کی اطلاع اور مطلوبہ کیسٹوں کی تفصیل اور راست نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] سنگ بنیاد مسجد بشارت سپین۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء

(۳) افتتاح مسجد بشارت سپین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

(۴) تقاریر جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء 〃 〃

(۵) خطبہ عید الفطر [illegible] خطبہ جمعہ [illegible] 〃 〃

(۶) خطبہ جمعہ [illegible] ۱۵ + [illegible] ۲۲ 〃 〃

(۷) 〃 〃 [illegible] 〃 〃

(۸) 〃 〃 [illegible] 〃 〃

(۹) 〃 〃 [illegible] خطبہ عید الاضحی [illegible] 〃

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

[illegible] اور خود کو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق ملنے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۷۱۵ - میں سردار محمد خان ولد وزیر محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ حسن خدمت عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۸۰/- روپے بطور وظیفہ حسن خدمت ماہوار ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ یعنی مبلغ ۱۸/- روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد شمس الدین	سردار محمد	محمد حسین

وصیت نمبر ۱۴۷۱۶ - میں بشیر احمد ولد مکرم لیاقت محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منجیشور ڈاکخانہ کنجتور ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ خاکسار اس وقت طالب علم ہے۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کبھی میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
پی محمد یوسف $\frac{4}{84}$	بشیر احمد $\frac{4}{84}$	صدیقی امیر احمد جونو گرنل $\frac{4}{84}$

وصیت نمبر ۱۴۷۱۷ - میں سید فیروز الدین ولد سید بدر الدین قوم سید پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ $\frac{1}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد ایک قطعہ زمین (دو مرلہ) موضع ڈلہ کرنتھیاں مالیتی ۳۸۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ منقولہ جائداد ایک عدد سائیکل قیمتی ۲۰۰/- روپے اور ایک عدد گھڑی ۲۰۰/- روپے یعنی کل چار ہزار دو صد ۴۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میں اس وقت ڈاکٹری کا پیشہ کرتا ہوں اس سے مجھے آمد میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق مجھے ماہوار ۵۰۰/- روپے کی آمد ہوتی ہے۔ انشاء اللہ میں ہر ماہ اپنی آمد کے مطابق $\frac{1}{10}$ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حصہ آمد کی صورت میں داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری آمد زائد ہوگی یا میں اپنی مزید کوئی جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری موت کے بعد بھی جو میری جائداد ہوگی اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا

انک انت السمیع العلیم۔ نیز میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جلال الدین	فیروز الدین	افتخار احمد اشرف $\frac{4}{84}$

وصیت نمبر ۱۴۷۱۸ - میں منظور احمد ولد ظہور احمد گجراتی درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و آزاد آج بتاریخ $\frac{1}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پلاٹ ایک کنال سات مرلے واقعہ محلہ باغبانپورہ جس کی موجودہ قیمت گیارہ ہزار ۱۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے جس سے ماہوار ۲۲۸/- روپیہ آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر آئندہ کوئی جائداد یا آمد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد عبد الحق انسپکٹر وقف جدید	منظور احمد گجراتی	محمود احمد
۲۹-۱-۸۴		۲۹-۱-۸۴

وصیت نمبر ۱۴۷۱۹ - میں سید تنویر احمد ولد مکرم سید تنویر الاسلام صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ مقیم قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۶۶۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
وحید الدین کارکن تحریک جدید	سید تنویر احمد	شاہد احمد قاضی
۵/۲/۸۴	۵/۲/۸۴	۱/۲/۸۴

وصیت نمبر ۱۴۷۲۰ - میں محمودہ بی بی بیوہ محمد شریف خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{84}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ گھریلو سامان مثلاً برتن، فرنیچر وغیرہ قیمت اندازاً مبلغ پانچ صد ۵۰۰/- روپے کا ہے۔ نیز غیر منقولہ جائداد میں سے میرے نام اس وقت کل سات مرلہ زمین ہے۔

(۱) آم گاڑیا دیہہ سنگ پرشاد کھاتہ خورد نمبر ۵۸ کھتونی نمبر ۱۵۸

پلاٹ نمبر ۷۴۳ رقبہ	۲۲۰ — ۲
” نمبر ۷۶۲ ”	۱۱۵ — ۰
” نمبر ۵۹۸ ”	۰۹۵ — ۰
کل رقبہ	۴۳۰ — ۲

(۲) بڑباڑی موضع کیرنگ کھتونی ۲۰ پلاٹ نمبر ۳۶۷ رقبہ ۹۴۵ — ۰

۳۷۵ — ۳

آم گاڑیا زمین کی اندازاً قیمت	۳۵۰۰۰
بڑباڑی زمین کی اندازاً ”	۱۰۰۰۰
گھریلو سامان اندازاً قیمتی	۵۰۰
کل میزان	۴۵۵۰۰

میں مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں نے اس کے علاوہ آئندہ میں نے کوئی جائداد پیدا کی تو صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کرتی رہوں گی۔

اور اس پر بھی میری وصیت ۱/۱۰ حصہ ہوگی۔ اور اسی طرح میری وفات کے وقت جو بھی جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ انشاء اللہ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الا مـ ـة — گواہ شد

شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ — نشان انگوٹھا محمودہ بی بی — شیخ حلیم الدین

وصیت نمبر ۲۷۶۶۴ | میں امۃ الرحمٰن نور بیگم زوجہ مکرم محمود احمد صاحب مخدوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۸ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ... ۳۶۰۰

(۲) زیور کان کا پھول گلے کا ہار پاؤں کی پازیب ۱۲ تولہ نقرئی ... ۴۰۰

(۳) ناک کا پھول طلائی ۲۰۰ ملی گرام موجودہ قیمت ... ۳۵

(۴) دستی گھڑی ... ۱۵۰

۴۱۸۵

یہ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور آئندہ اگر کوئی مزید جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبدہ — گواہ شد

محمود احمد خاوند موصیہ — امۃ الرحمٰن نور — شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۲۷۶۶۸ | میں نصیر احمد عارف ولد چوہدری محمد انور عارف قوم ڈوگر پیشہ متعلم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں اس وقت طالب علم ہوں اور مدرسہ احمدیہ قادیان کی کلاس درجہ ثالثہ میں پڑھتا ہوں مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ ۱۴۳ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک عدد سائیکل ہے جس کی قیمت مبلغ پانچصد روپے ہے اور ایک عدد گھڑی ہے مبلغ دو صد روپیہ اس کی قیمت ہے۔ ان ہر دو چیزوں کی قیمت ۷۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد میری ماہوار آمد میں جو بھی اضافہ ہوگا۔ یا اپنی زندگی میں جو جائداد بناؤں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو جس کا پہلے حصہ جائداد ادا نہ ہو چکا ہوگا۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔

گواہ شد — الموصی — گواہ شد

محمود احمد عارف ... والد موصی — نصیر احمد عارف — سید سراج الدین اکاؤنٹنٹ بیت المال آمد

وصیت نمبر ۲۷۶۷۰ | میں امۃ العزیز بشریٰ بنت بشیر احمد صاحب حافظ آبادی منکوحہ ظفر اقبال شاد لاہور قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ مندرجہ ذیل حساب سے ہے

ایک گھڑی مالیتی ... ۱۵۰

مہر بذمہ خاوند ... ۶۰۰۰

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اپنی منقولہ جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی اور جائداد اپنی زندگی میں پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ کو دونگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسارہ کی وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبدہ — گواہ شد

میر احمد حافظ آبادی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ — امۃ العزیز بشریٰ — بشیر احمد حافظ آبادی درویش موصی نمبر ۱۰۴۱۹

وصیت نمبر ۲۷۶۵۸ | میں امۃ النصیر بیگم زوجہ مکرم شیخ اجبال صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسی بنی مائینز ڈاکخانہ موسی بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور ہار ایک تولہ چین، کان کا پھول ایک تولہ قیمت ... ۴۰۰۰

زیور نقرئی پازیب وغیرہ وزنی ۱۱ تولہ قیمت ... ۴۴۰

حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰

میزان ... ۶۴۴۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ نیز اگر میں نے مزید جائداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبدہ — گواہ شد

شیخ اجبال — امۃ النصیر بیگم — شیخ ابراہیم

خاوند — بدبان انگوٹھا — صدر جماعت

وصیت نمبر ۲۷۶۵۹ | میں شرافت احمد خاں ولد مکرم مرزا ادریس خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسی بنی مائینز ڈاکخانہ موسی بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ نو صد روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جو قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

منصور خاں — شرافت احمد — شیخ ابراہیم

وصیت نمبر ۲۷۶۶۳ | میں اختر النساء زوجہ مکرم ڈاکٹر تراب علی صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسی بنی مائینز ڈاکخانہ موسی بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر کی اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں جو ۵۰۰۰ روپے تھا۔ اس کے علاوہ کچھ رقم میرے پاس ہے۔ جو کل ملا کر ۲۲۵۰۰ روپے بنتی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ میں سویٹر وغیرہ بُن کر معمولی آمد کر لیتی ہوں۔ بہر حال میں ۱/- روپیہ ماہوار حصہ آمد کے طور پر بھی ادا کیا کروں گی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبدہ — گواہ شد

شیخ ابراہیم — اختر النساء — شیخ محمد احمد

وصیت نمبر ۲۷۶۱۵ | میں بشیر الشمس ولد مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۷۵/- روپے ماہوار بطور ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ملتی ہے۔ نیز پیشہ سے خاکسار کو اوسطاً ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی مزید آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد منور احمد خادم — العبد بشیر الشمس — گواہ شد رشید احمد عمار

"افضل الذکر لا الہ الا اللہ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA -700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 279205
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
جی۔ ایم۔ الیکٹرک کمپنی
خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔
● الیکٹریکل انجینئرز و لائسنس کنٹریکٹرز ● الیکٹریکل فٹنگ و وائرنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAKHMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" صفحہ ۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی ہوٹل
نمبر ۵-۳-۱۸
نامپلی
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۱

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA -700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات مہیا ہیں!

AUTO TRADERS,
16, MANGOE LANE, CALCUTTA -700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 75360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
M/S PERFECT TRAVEL AIDS,
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE,
MADIKERI - 571201.
PHONE:- OFFICE 800
RESI. 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA.
BOMBAY - 8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۱۷.....، فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد اگوم احمد اینڈ برادرس بسنت آسیٹ جیولز ڈریسز ہیڈ میدان روڈ، بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ لک الیکٹرانکس
اڈہ سٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - آوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سپلائی اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOUSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.
PHONE:- 605558

حیدرآباد دکن — فون نمبر:- 42301

یونائیٹڈ موٹر گیراج

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کے لئے

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۲-۱-۱۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۱)

الابرٹ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:- نمبر ۲۲/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر:- 42916

"تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے"

(الوصیۃ ص ۹)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!